سوال

میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ آیا باپ کےلیے اپنی تئیس برس کی بیٹی کواپنے ساتھ لگانا جائز ہے، میری مراد بستر پراپنے ساتھ لگانا نہیں بلکہ معانقہ کےلیےاپنے ساتھ لگانا ہے میں قسم اٹھا کرکہتی ہوں کہ مجھے نہیں یادکہ میرے والد صاحب نے مجھےاپنے ساتھ لگایا ہواور میری نفسیاتی حالت کواللہ کے علاوہ اور کوئی جانتا ہو

جواب

الحمد للہ

اول :

بیٹی پر شفقت ورحمدلی اور نرمی کرتے ہوئے اپنی بیٹی کووالد کااپنے ساتھ لگانا اوراس کا سر یا رخسار کا بوسہ لینا جائز ہے، چاہے بیٹی بالغہ اور بڑی عمر کی ہو، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ فتنہ یا شہوت کا ڈرنہ ہو توایسا کرنا جائز ہے اوراس میں مونہہ کا بوسہ لینا جائزنہیں یہ مستثنی ہے کیونکہ یہ صرف خاونداور بیوی کے ساتھ مخصوص ہے، اوراس لیے بھی کہ اس سے غالبا شہوت میں حرکت پیدا ہوتی ہے

امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

آیا مرداپنی محرم عورت کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں ؟

انہوں نے جواب دیا :

"جب سفر سے واپس آئے اوراسےاپنے نفس کا (شہوت) کا ڈرنہ ہو تو

ابن مفلح کہتے ہیں :

"لیکن وہ ایسا مونہہ پر کبھی مت کرے (یعنی مونہہ کا بوسہ مت لے) صرف پیشانی یا سر کا بوسہ لے " انتہی

دیکھیں : الآداب الشرعیۃ (256/2).

اورالاقناع میں درج ہے :

"اگرکسی کواپنے نفس کا خطرہ نہ ہوتوسفر سے واپس آنے والے شخص کےلیے اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ ایسا مونہہ پر مت کرے، بلکہ پیشانی اور سر کا بوسہ لے " انتہی

دیکھیں : الاقناع (156/3).

اورالموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ کسی مرد کے لیے دوسرے مرد کا مونہہ یا ہاتھ وغیرہ چومنا جائز نہیں، اور اسی طرح عورت کا عورت کو چومنا اور معانقہ اور بدن سے بدن لگانا وغیرہ جائز نہیں ہے

لیکن اگر مونہہ کے علاوہ ہو اور عزت اور حسن سلوک یا پھر ملاقات اور الوداع کرتے وقت شفقت و رحمدلی کے ساتھ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (130/13).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اگر کسی شخص کی بیٹی بلوغت کی عمر سے تجاوز کر جائے اور بڑی ہو جائے چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ تو کیا اس کا ہاتھ اور مونہہ وغیرہ چومنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر ان جگہوں کا بوسہ لیا جائے تو کیا حکم ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"مرد کے لیے بغیر شہوت اپنی چھوٹی یا بڑی عمر کی بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیٹی بڑی ہے تو پھر رخسار کا بھی بوسہ لے سکتا ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے رخسار کا بوسہ لیا تھا

اور اس لیے بھی کہ مونہہ کا بوسہ (یعنی ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر) لینے سے شہوت میں حرکت ہوتی ہے، اس لیے اسے ترک کرنا ہی بہتر اور زیادہ احتیاط کا باعث ہے، اور اسی طرح بیٹی بھی بغیر شہوت کے اپنے باپ کے ناک یا سر کا بوسہ لے سکتی ہے

لیکن شہوت کے ساتھ ایسا کرنا قطعی طور پر سب کے لیے حرام ہے، کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہوگا، اور فحاشی کا سد باب کرنے کے لیے بھی ایسا کرنا ضروری ہے"

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (79-78/3).

دوم:

بچپن اور چھوٹی عمر میں بیٹے اور بیٹی کا بوسہ لینا اور انہیں اپنے ساتھ لگانا یہ اس مہربانی اور رحمدلی و شفقت میں شامل ہوتا ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ ہونی چاہیے، اور انہیں اس سے محروم نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تو وہ رحمت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی تو اپنی رحمت بھی اپنے ان بندوں پر ہی کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں

لہذا ہم ماؤں اور باپوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس محبت و الفت اور رحمت سے محروم مت رکھیں کیونکہ یہ تو ایک اساسی طور پر نفسیاتی ضرورت ہے، اور خاص کر چھوٹے بچوں کے لیے، جیسا کہ دور حاضر میں بھی اور پہلے قدیم دور میں بھی سرچ کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے

اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میں دن کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا نہ تو انہوں نے مجھ سے بات کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے بازار میں آئے پھر وہاں سے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر آئے اور فرمایا:

کیا یہاں بچہ ہے یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) ہم نے خیال کیا کہ اس کی ماں نے اسے روک لیا ہے، کیونکہ وہ اسے غسل دے رہی ہے اور اسے لونگ اور خوشبو کا ہار پہنا رہی ہے، تو کچھ ہی دیر بعد وہ دوڑتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر چمٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے بھی اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا:

"اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2122) صحیح مسلم حدیث نمبر (2421) یہ الفاظ مسلم کے ہیں

اور صحیح بخاری میں انس رضی بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابراہیم کی دایہ جو انہیں پلا رہی تھی کے خاوند ابو سیف القین کے پاس گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر اسے چوما..."

صحیح بخاری حدیث نمبر (1303).

یہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ لوہار تھے، اور ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ ان کی بیوی کا دودھ پیتے تھے، یعنی رضاعی باپ ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس لیے آئے کہ اپنے بچے کو مل سکیں اور اسے سلام کریں اور اس سے معانقہ کریں اور اس کا بوسہ لیں

اور صحیح بخاری میں ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کا بوسہ لیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع کہنے لگا:

میرے دس بچے ہیں میں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بھی نہیں چوما

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5997).

اور صحیح بخاری میں ہی روایت ہے کہ:

براء رضی اللہ تعالی عنہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے گھر گئے تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی عائشہ لیٹی ہوئی تھی اور انہیں بخار تھا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے باپ نے عائشہ کا رخسار چوما اور کہنے لگے: میری بیٹی تم کیسی ہو؟"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3704).

واللہ اعلم